روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 29 مارچ 2016ء 19 جمادی الثانی 1437 ہجری 29۔امان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 73

منادی کی آواز سنی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(مومنوں کی دعا) اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کردے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ وعدہ عطا کردے جو تو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کردیا تھا (یعنی میثاق النبیّین) اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔ یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

23 مارچ کے دن کی اہمیت، حضرت مسیح موعود کی آمد کی غرض اور مقاصد اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی تلقین

حضرت مسیح موعود کے آنے کا مقصد سچی توحید کا قیام، حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اعلیٰ نمونے قائم کرنا ہے

حضرت مسیح موعود نے ہمیں اس زندہ خدا سے ملایا جو آج بھی اسی طرح اپنے بندوں کی سنتا اور انہیں جواب دیتا ہے جس طرح پہلے سنتا اور بولتا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 مارچ 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ 23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو اس دن مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کے اعلان کی اجازت دی۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کو ماننا جہاں خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھاتا ہے۔ پس ہمیں ان ذمہ داریوں کی پہچان اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہماری ذمہ داری ان کاموں کو آگے چلانا ہے جن کی ادائیگی کیلئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے۔ آپ کی بعثت کے مقاصد کیا تھے اور ہم نے ان کو کس حد تک سمجھا اور اپنے پر لاگو کیا ہے اور ان کو آگے پھیلانے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے جس کام کے لئے مبعوث فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتے میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھوں سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں۔ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگادوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا کہ اس کام کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تو ظاہر ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ کے ماننے والے ان باتوں کو اپنے اندر پیدا کرکے دین حق کی خوبصورتی اور زندہ مذہب ہونے کو دنیا کو دکھلائیں۔ پس ہمارا پہلا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔ آنحضرت ﷺ سے تعلق اور محبت اور اخلاص میں بڑھیں۔ اس کے لئے ہمیں اپنے عملوں کو بھی نمونہ بنانا ہوگا۔ روحانیت میں بڑھنے کے نمونے بھی قائم کرنے ہوں گے، اپنی نفسانی خواہشات کو دور کرنا ہوگا، دنیا کو بتانا ہوگا کہ وہ خدا آج بھی دعاؤں کو اسی طرح سنتا ہے اور اپنے بندوں کو جواب دیتا ہے جس طرح پہلے دیتا تھا۔ دنیا کو بتانا ہے کہ خدا تعالیٰ واحد و یگانہ ہے اور ہماری بقا اس واحد و یگانہ خدا سے جڑنے میں ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ عاجز محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ تمام مذاہب موجودہ میں سے یہ مذہب حق پر اور خدا کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج 127 سال ہونے کے بعد بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات آپ کے ساتھ ہیں اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ پس یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کے مقاصد کے حصول میں معاون بنائیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کے کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک کروں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دین حق کے مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں۔ پس کس قدر ظلم ہوگا کہ اعتراض کرنے والوں کو جواب دینے کی بجائے تلوار دکھائی جائے۔ اللہ تعالیٰ قیل وقال اور لاف وگزاف کو نہیں بلکہ حقیقی تقویٰ کو چاہتا اور سچی طہارت کو پسند کرتا ہے۔ حضور انور نے گزشتہ دنوں میں بیلجیئم میں ہونے والی دہشت گردی کی پرزور مذمت کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی سچائی کے چار قسم کے نشانات کا ذکر کیا۔ اول عربی دانی کا نشان، دوسرا دعاؤں کی قبولیت کا نشان، تیسرا نشان پیشگوئیوں کا ہے اور چوتھا نشان قرآن کریم کے دقائق اور معارف کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ چار نشان ہیں جو خاص طور پر میری صداقت کیلئے مجھے ملے ہیں۔ حضور انور نے 23 مارچ کے حوالے سے مبارکباد کے فون پر میسیجز کے بارے میں ایک ضروری وضاحت اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی بات سے روکنا یا کسی چیز کی تحریک کرنا خلافت کا کام ہے۔ پس ہر شخص خلیفہ کی ڈھال کے پیچھے رہے۔ اگر خلیفہ وقت سے آگے نکلنے کی کوشش کریں گے تو پھسل جائیں گے۔ آخر پر حضور انور نے دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب اور ایک کی حاضر پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

خطبہ جمعہ حضور انور کے وقت میں تبدیلی

برطانیہ میں اوقات کی تبدیلی کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ یکم اپریل 2016ء سے پاکستانی وقت کے مطابق شام 5 بجے نشر ہوا کرے گا۔ احباب نوٹ فرمالیں اور اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوں۔

40 نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

’’چند سال ہوئے مَیں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جارہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت (۔) نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہوجائیں گی۔‘‘

☆..........☆..........☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبہ جمعہ

20 فروری کا دن جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو اپنے ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جو دین کا خادم ہوگا۔ عمر پائے گا اور بیشمار دوسری خصوصیات کا حامل ہوگا۔ پھر اپنوں اور غیروں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی

اس پیشگوئی کے مصداق جیسا کہ وقت نے ثابت کیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی تھے

حضرت مصلح موعود کے خطبات کے حوالہ سے پیشگوئی کے پورا ہونے سے متعلق مختلف پہلوؤں کے بارہ میں ایمان افروز تذکرہ

مکرم صوفی نذیر احمد صاحب ابن مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 فروری 2016ء بمطابق 19 تبلیغ 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

20 فروری کا دن جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو اپنے ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جو دین کا خادم ہوگا۔ عمر پائے گا اور بیشمار دوسری خصوصیات کا حامل ہوگا۔

حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ......ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اَتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے......۔ مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے مگر اُن روحوں اور اِس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے‘‘۔ (اشتہار 22 مارچ 1886ء)

پھر اپنوں اور غیروں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کی جو یہ پیشگوئی تھی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی کے مصداق جیسا کہ وقت نے ثابت کیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی تھے۔ جماعت کے علماء اور افراد جماعت تو یقین رکھتے تھے کہ یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں ہی ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خود کبھی اس بات کا اظہار یا اعلان نہیں کیا تھا کہ پیشگوئی میرے بارے میں ہے اور میں ہی مصلح موعود کا مصداق ہوں یہاں تک کہ آپ کی خلافت پر تقریباً تیس سال گزر گئے۔ آخر 1944ء میں آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ میں مصلح موعود ہوں۔

آج میں حضرت مصلح موعود کے اس بارے میں دو خطبات سے خلاصۃً آپ کے ہی الفاظ میں عموماً کچھ بیان کروں گا۔ حضرت مصلح موعود نے اپنے 28 جنوری 1944ء کے خطبہ میں فرمایا کہ آج میں ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہوں جس کا بیان کرنا میری طبیعت کے لحاظ سے مجھ پر گراں گزرتا ہے لیکن چونکہ بعض نبوتیں اور الٰہی تقدیریں اس بات کے بیان کرنے سے وابستہ ہیں اس لئے میں اس کے بیان کرنے سے باوجود اپنی طبیعت کے انقباض کے رک بھی نہیں سکتا۔ پھر آپ نے اپنی ایک لمبی رؤیا کا ذکر فرمایا ہے اور اس کی تعبیر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی‘‘۔ اس سے پہلے کبھی آپ نے اس بارے میں واضح اظہار نہیں فرمایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے کہا اور بار بار کہا کہ آپ کی ان پیشگوئیوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟ مگر میری یہ حالت تھی کہ میں نے کبھی سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکہ نہ دے اور میں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کرلوں جو واقعہ کے خلاف ہو۔

......اس پیشگوئی کے بارے میں اپنی شرم اور جھجک کا ایک جگہ آپ نے اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ حضرت خلیفہ اول نے ایک دفعہ مجھے ایک خط دیا اور فرمایا کہ یہ خط جو تمہاری پیدائش کے متعلق ہے حضرت مسیح موعود نے مجھے لکھا تھا۔ اس خط کو تشحیذ الاذہان میں چھاپ دو۔ یہ رسالہ تشحیذ الاذہان حضرت مصلح موعود نے ہی شروع کیا تھا اور آپ ہی اس کی اشاعت بھی کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خلیفہ اول کے احترام میں وہ خط لے لیا اور شائع بھی کر دیا۔ مگر میں نے اس وقت بھی اسے غور سے نہیں پڑھا۔ لوگوں نے اس وقت بھی خط شائع ہونے پر کئی قسم کی باتیں کیں مگر میں خاموش رہا۔ میں یہی کہتا تھا کہ ضروری نہیں کہ جس شخص کے بارے میں یہ باتیں ہیں انہیں اس کے سامنے بھی لایا جائے اور بتایا جائے یا ضروری نہیں کہ جس شخص کے بارے میں یہ پیشگوئیاں ہیں وہ ضرور بتائے بھی کہ میں ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ مثال کے طور پر آپ فرماتے ہیں کہ ریل کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا ایک زمانے میں ریل شروع ہو جائے گی اور ماننے والے مانتے ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی کیونکہ واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ریل خود بھی دعویٰ کرے کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی مصداق ہوں۔ بہرحال آپ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے مختلف پیشگوئیاں میرے بارے میں میرے سامنے رکھیں اور اصرار کیا کہ میں ان کا اپنے آپ کو مصداق قرار دوں۔ مگر میں نے ہمیشہ یہی کہا کہ پیشگوئی اپنے مصداق کو آپ ظاہر کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تو زمانہ خود بخود دیکھ لے گا کہ مَیں ان کا مصداق ہوں اور اگر میرے متعلق نہیں تو زمانے کی گواہی میرے خلاف ہوگی۔ دونوں صورتوں میں مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میرے متعلق نہیں تو مَیں کیوں گناہگار بنوں اور اگر میرے متعلق ہیں تو مجھے جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے خدا تعالیٰ خود بخود حقیقت ظاہر کر دے گا۔ جیسے الہام میں کہا گیا تھا کہ ’’انہوں نے کہا آنے والا یہی ہے یا ہم دوسروں کی راہ تکیں‘‘۔ یہ الہام کے فقرے تھے۔ دنیا نے یہ سوال اتنی دفعہ کیا، اتنی دفعہ کیا کہ اس پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا۔ اس لمبے عرصے کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود کے الہامات میں خبر موجود ہے۔......

حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں کہ یہی الہام حضرت مسیح موعودکوبھی ہوا۔اسی طرح یہ الہام ہونا کہ یوسف کی خوشبو مجھے آرہی ہے۔(آپ کو یہ الہام بھی ہوا۔آپ نے اس کا ایک شعرمیں بھی ذکرکیا ہوا ہے) یہ بتاتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ چیز ایک لمبے عرصے کے بعد ظاہر ہوگی کیونکہ حضرت یوسف بھی اپنے باپ کو بڑے لمبے عرصے کے بعد ملے تھے یا وہ پیشگوئی پوری ہوئی تھی۔آپ نے فرمایا کہ میں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر موت تک بھی مجھ پر یہ ظاہر نہ کیا جاتا کہ یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تب بھی واقعات خود بخود بتا دیتے کہ یہ پیشگوئیاں میرے ہاتھ سے اور میرے زمانے میں پوری ہوئی ہیں اس لئے میں ہی ان کا مصداق ہوں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے تحت اس امر کو ظاہر کردیا اور مجھے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے بارے میں ہیں۔

آپ نے بعض پیشگوئیوں کا مختصر ذکر کیا ہے مثلاً ’’وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا‘‘۔اس کے متعلق آپ یہ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ یہ سوال کیا جاتا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔اسی طرح ہے’’دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ‘‘۔اس کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ان دونوں باتوں کی آپ نے اس طرح وضاحت فرمائی کہ حضرت مسیح موعود کا ذہن ’’تین کو چار کرنے والا‘‘ کی پیشگوئی کے بارے میں اس طرف گیا ہے کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔اگر یہ مطلب لیا جائے تو چوتھے بیٹے کے لحاظ سے بھی مطلب صاف ہے۔مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب، مرزا فضل احمد صاحب اور مرزا بشیر احمد اوّل پیدا ہوئے اور چوتھا میں ہوا اور میرے بعد حضرت مسیح موعود کے تین بیٹے ہوئے اس لحاظ سے بھی میں تین کو چار کرنے والا ہوا۔پھر میری خلافت کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مرزا سلطان احمد صاحب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دی اس طرح بھی میں تین کو چار کرنے والا ہوا۔اگر یہ اولاد کے لحاظ سے دیکھا جائے تو گویا تین کو چار کرنے والا میں تین طرح سے ہوا۔لیکن فرماتے ہیں کہ میرا ذہن اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی منتقل کیا ہے کہ الہامی طور پر یہ نہیں کہا گیا کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔الہام میں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔پس میرے نزدیک یہ اس کی پیدائش کی تاریخ بتائی گئی ہے۔یہ پیشگوئی ابتداءً 1886ء میں کی گئی تھی۔ مصلح موعود کی جو پیشگوئی ہے یہ ابتداءً 1886ء میں ہوئی تھی۔اور آپ نے فرمایا کہ میری پیدائش 1889ء میں ہوئی۔پس تین کو چار کرنے والی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ اس کی پیدائش چوتھے سال میں ہوگی اور ایسا ہی ہوا۔

اور یہ جو آتا ہے’’دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ‘‘۔اس کے اور معنی بھی ہو سکتے ہیں مگر میرے نزدیک اس کی ایک واضح تشریح یہ ہے کہ دوشنبہ ہفتے کا تیسرا دن ہوتا ہے۔دوسری طرف روحانی سلسلوں میں انبیاء اور ان کے خلفاء کا الگ الگ دور ہوتا ہے اور جس طرح نبی کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے اسی طرح خلیفہ کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔اس لحاظ سے غور کر کے دیکھو۔ پہلا دور حضرت مسیح موعود کا تھا۔دوسرا دور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا تھا اور آپ فرماتے ہیں کہ تیسرا دور میرا ہے۔ادھر اللہ تعالیٰ کا ایک اور الہام بھی اس تشریح کی تصدیق کر رہا ہے۔حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا اور وہ الہام یہ ہے کہ ’فضل عمر‘۔......پس’’دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ‘‘ سے یہ مراد نہیں کہ کوئی خاص دن خاص برکات کا موجب ہوگا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس موعود کے زمانے کی مثال احمدیت کے دور میں ایسی ہی ہوگی جیسے دوشنبہ کی ہوتی ہے۔یعنی اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدمت دین کے لئے جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے ان میں وہ تیسرے نمبر پر ہوگا۔فضل عمر کے الہامی نام میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔گویا کلام اللہ میں یُفَسِّرُ بَعْضُہٗ بَعْضًا کے مطابق فضل عمر کے لفظ نے ’’دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ‘‘ کی تفسیر کر دی۔فرمایا کہ مگر الہام میں ایک اور خبر بھی ہے اور خدا تعالیٰ مبارک دوشنبہ ایک ایسے ذریعہ سے بھی لانے والا ہے جو (فرماتے ہیں کہ) میرے اختیار میں نہیں تھا اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں نے اپنے ارادے سے اور جان بوجھ کر اس کا اجراء کیا ہے۔یعنی تحریک جدید کا اجراء جسے 1934ء میں ایسے حالات میں جاری کیا گیا جو آپ فرماتے ہیں کہ میرے اختیار میں نہیں تھے۔گورنمنٹ کے ایک فعل نے جس میں جماعت کے خلاف بعض سخت اقدامات کرنے کے منصوبے تھے اور احرار کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کا میرے دل میں القاء فرمایا تھا اور اس تحریک کے پہلے دور کے لئے میں نے دس سال مقرر کئے۔ہر انسان جب قربانی کرتا ہے تو قربانی کے بعد اس پر ایک عید کا دن آتا ہے۔چنانچہ دیکھو رمضان کے روزوں کے بعد عید کا دن ہوتا ہے۔اسی طرح جب ہماری دس سالہ تحریک جدید ختم ہوگی (اس وقت تک ابھی ختم نہیں ہوئی تھی) تو اس سے اگلا سال (آپ فرماتے ہیں) ہمارے لئے عید کا سال ہوگا اور یہ سال 1944ء میں ختم ہوئے۔آپ فرماتے ہیں کہ تحریک جدید کے حوالے سے جو پہلے دس سال کی تاریخ تھی اُسے اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عجیب بات ہے کہ 1945ء کا سال گیارھواں سال ہے اور وہ عید کا سال ہے اور یہ سال پیر کے روز سے شروع ہو رہا ہے اور پیر کا دن دوشنبہ کہلاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں یہ خبر بھی دی تھی کہ ایک زمانے میں (دین حق) کی نہایت کمزور حالت میں اس کی اشاعت کے لئے ایک اہم (دعوت الی اللہ کے) ادارے کی بنیاد رکھی جائے گی اور جب اس کا پہلا دور کامیابی سے مکمل ہوگا تو یہ جماعت کے لئے مبارک وقت ہوگا اور حالات نے اب دیکھیں ثابت بھی کر دیا کہ تحریک جدید کے ذریعہ سے دنیا کے ہر کونے میں (-) اور احمدیت کی (دعوت الی اللہ) پہنچ رہی ہے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ تحریک جدید کی تحریک بھی اپنی کئی دہائیاں مکمل کر کے دنیا کے ہر ملک میں جہاں بھی احمدیت کا پودا لگ چکا ہے وہاں قائم ہے۔

پھر اس لمبی رؤیا جس کے بارے میں میں نے بتایا کہ اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس رؤیا میں میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا تھا کہ اَنَـا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَ خَلِیْفَتُہٗ۔ان الفاظ کا میری زبان پر جاری ہونا عجوبہ تھا۔آپ فرماتے ہیں کہ جاگتے ہوئے تو ہونا ہی تھا کہ میرے بارے میں یہ عجیب قسم کے الفاظ ہیں لیکن خواب میں بھی مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ عجیب الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے ہیں۔فرماتے ہیں کہ بعد میں بعض لوگوں نے جب یہ رؤیا سنی تو کہا کہ مسیحی نفس ہونے کا ذکر حضرت مسیح موعود کے اشتہار 20 فروری 1886ء میں ہے۔فرمایا کہ دوسرے دن حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے کہا کہ اشتہار میں یہ الفاظ ہیں کہ’’وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا‘‘۔آپ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں نے بت تڑوائے ہیں۔بہت سارے بت ہیں جو میں نے تڑوا دیئے۔اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ ’’وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا‘‘۔روح الحق توحید کی روح کو کہتے ہیں اور آپ نے (اشاعت دین حق) کی دنیا میں بنیاد ڈال کر دنیا کے دلوں کو شرک سے پاک کیا۔فرمایا کہ تیسرے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں بھاگ رہا ہوں۔یہی نہیں کہ میں تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں اور زمین میرے قدموں تلے سمٹتی چلی جاتی ہے۔

پسر موعود کی پیشگوئی میں یہ بات ہے کہ’’وہ جلد جلد بڑھے گا‘‘۔اس طرح رؤیا میں دیکھا کہ میں بعض غیر ملکوں کی طرف گیا ہوں اور پھر میں نے وہاں جا کے اپنے کام کو ختم نہیں کر دیا بلکہ میں اور آگے جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔میں نے رؤیا میں کہا کہ اے عبدالشکور اب میں آگے جاؤں گا اور جب سفر سے واپس آؤں گا تو دیکھوں گا کہ تو نے توحید کو قائم کر دیا ہے، شرک کو مٹا دیا ہے اور (دین حق) اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔حضرت مسیح موعود پر جو اللہ تعالیٰ نے کلام نازل فرمایا اس میں اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔یعنی (دعوت الی اللہ) کے کاموں کو آگے بڑھانے والا ہوگا اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی یقیناً حضرت مصلح موعود کے زمانے میں بڑی شان سے پوری ہوئی ہے۔اسی طرح آپ کی اس طویل رؤیا میں پیشگوئی مصلح موعود سے ملتی جلتی بہت سی باتیں ہیں جو مختلف پیرائے میں آپ کو رؤیا میں دکھائی گئیں۔

بہرحال اب میں رؤیا کے حوالے سے بیان کرنے کے بجائے حضرت مصلح موعود نے واقعات کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کا جو تطابق بیان کیا ہے کہ آپ کے زمانے سے اور اب اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے جو واقعات ہوئے وہ کس طرح اس سے مطابقت رکھتے ہیں ان کا مختصراً ذکر کروں گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے یہ بچہ ہے۔اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے مقام پر مجھے کھڑا کیا۔اس کی طرف بھی پیشگوئی میں اشارہ کیا گیا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔پھر آپ نے ایک

واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت اماں جان کے کمرے میں نماز کے انتظار میں ٹہل رہا تھا اور یہ کمرہ (بیت الذکر) کے ساتھ تھا تو مجھے (بیت الذکر) سے اونچی اونچی آوازیں بھی آئیں جن میں سے ایک شیخ رحمت اللہ صاحب کی آواز میں نے پہچان لی جو یہ کہہ رہے تھے کہ ایک بچے کو آگے کر کے جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ ایک بچے کے لئے یہ فساد برپا کیا جا رہا ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ مجھے حیرت ہوئی کہ وہ بچہ کون ہے۔ آخر (بیت الذکر) میں جا کر میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ وہ بچہ کون ہے؟ تو وہ دوست ہنس کر کہنے لگے کہ وہ بچے تم ہی ہو۔ فرماتے ہیں کہ مخالفین کا یہ قول حضرت مسیح موعود کے الہام کی تصدیق کر رہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ آپ فرماتے ہیں خدا نے مجھے اتنی جلدی بڑھایا کہ دشمن حیران رہ گیا کیونکہ چند ماہ قبل مجھے بچہ کہنے والے چند ماہ کے بعد ہی مجھے ایک شاطر تجربہ کار کہہ کر میری برائی کر رہے تھے۔ بالکل الٹ گئے وہ۔ گویا بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں سے سلسلہ میں رخنہ ڈالنے والوں کو شکست دلوادی۔ فرماتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ لوگ مجھے بچہ سمجھتے تھے اور باوجود اس کے کہ میں واقعہ میں بچہ ہی تھا اللہ تعالیٰ نے پچیس سال کی عمر میں ایک حکومت پر قائم کر دیا اور حکومت بھی ایسی جو روحانی حکومت تھی۔ جسمانی حکومت میں تو بادشاہ کے پاس تلوار ہوتی ہے، طاقت ہوتی ہے، جتھہ ہوتا ہے، فوجیں ہوتی ہیں، جرنیل ہوتے ہیں، جیل خانے ہوتے ہیں، خزانے ہوتے ہیں وہ جس کو چاہتا ہے پکڑ کر سزا بھی دیتا ہے لیکن روحانی حکومت میں جس کا جی چاہتا ہے مانتا ہے اور جس کا جی چاہتا ہے انکار کرتا ہے اور طاقت کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکومت روحانی پر ایسی حالت میں کھڑا کیا جب خزانے میں صرف چند آنے تھے، چند پیسے خزانے میں رہ گئے تھے اور خزانے پر ہزار ہا روپیہ کا قرض تھا اور پھر خدا تعالیٰ نے یہ کام ایسی حالت میں سپرد کیا جب جماعت کے ذمہ دار افراد تقریباً سب کے سب مخالف تھے اور یہاں تک مخالف تھے کہ ان میں سے ایک نے مدرسہ ہائی سکول کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہم تو جاتے ہیں لیکن عنقریب تم دیکھو گے کہ ان عمارتوں پر عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔ پس ایک پچیس برس کا لڑکا جس کے لئے تمام ظاہری اسباب مخالفت میں کھڑے تھے، نہ خزانہ، نہ تجربہ کار کام کرنے والے اور میدان دشمن کے قبضے میں تھا اور وہ خوشیاں منا رہا تھا کہ عنقریب یہاں عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا اور وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ جس کو حکومت دی گئی ہے اس کے دن تنزل اور ادبار میں بدل جائیں گے۔ وہ ذلت و رسوائی دیکھے گا۔ ایک انسان غور کر سکتا ہے کہ ایسے حالات میں قوم کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ مگر وہ دن گیا اور آج کا دن آیا۔ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ جماعت کی جو تعداد اس وقت تھی جب وہ میرے سپرد کی گئی آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے سینکڑوں گنا زیادہ ہے۔ جن ممالک میں حضرت مسیح موعود کا نام پہنچ چکا تھا آج اس سے بیسیوں گنا زیادہ ممالک میں حضرت مسیح موعود کا نام پہنچ چکا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جس خزانے میں صرف اٹھارہ آنے تھے آج لاکھوں روپے اس خزانے میں موجود ہیں۔ فرماتے ہیں کہ آج میں اگر مر بھی جاؤں تب بھی خزانے میں لاکھوں روپے چھوڑ کر جاؤں گا۔ اس سلسلہ کی تائید میں اس سے بہت زیادہ کتابیں چھوڑ کر جاؤں گا جو مجھے ملیں یعنی لٹریچر میں اور مَیں سلسلہ کی خدمت کے لئے اس سے بہت زیادہ علوم چھوڑ کر جاؤں گا جو مجھے اس وقت ملے تھے جب خدا نے مجھے خلافت کے مقام پر کھڑا کیا تھا۔ پس وہ خدا جس نے کہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا اس کی وہ پیشگوئی ایسے عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ دشمن سے دشمن بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود نے اس پیشگوئی کو تو اتنا اہم قرار دیا ہے جیسا کہ میں نے شروع میں بھی اقتباس پیش کیا تھا کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ عظیم الشان نشان ہے۔ اس لڑکے کی پیدائش پیشگوئی کے مطابق نو برس میں ہونی تھی۔ یہ بھی اس پیشگوئی میں الفاظ تھے جو اصل پیشگوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’نو برس کے عرصے تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں اور نہ ہی یہ معلوم کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ مخواہ ہوگی چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔‘‘ پھر صرف لڑکا ہی پیدا نہیں ہونا تھا بلکہ یہ بھی پیشگوئی تھی کہ وہ لڑکا (دین حق) کی شان و شوکت کا موجب ہوگا۔ وہ کیا زمانہ تھا جب حضرت مسیح موعود پر دشمن چاروں طرف سے حملے کر رہے تھے محض اس بناء پر کہ آپ نے الہام کا دعویٰ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ مجددیت کا دعویٰ نہیں تھا۔ ماموریت کا دعویٰ بھی نہیں تھا۔ اس وقت ایک لڑکے کی پیشگوئی ان اعلیٰ صفات کے ساتھ آپ نے بیان فرمائی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب کسی کے نائب کی شہرت کا کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے آقا و مطاع کی شہرت ہوگی۔ پس جب خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں یہ کہا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا تو اس کے یہ معنی تھے کہ اس کے ذریعہ سے (-) اور حضرت مسیح موعود کا نام بھی دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اب دیکھو لو پیشگوئی کتنی واضح ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں افغانستان صرف ایسا ملک تھا جہاں کسی اہمیت کے ساتھ یا کچھ حد تک حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچا تھا کیونکہ دو شہداء بھی تھے۔ دوسرے ممالک میں صرف اُڑتی ہوئی خبریں تھیں وہ یا مخالفین کی پھیلائی ہوئی تھیں یا کسی کے ہاتھ کوئی کتاب پہنچی تو اس نے آگے کسی کو دکھا دی۔ باقاعدہ جماعت کسی ملک میں قائم نہیں تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان گئے تھے (یہاں آئے تھے) مگر حضرت مسیح موعود اور جماعت کا نام لینا، کہتے تھے یہ تو زہر کے برابر ہوگا اس لئے جماعت کا نام نہیں لینا اور حضرت مسیح موعود کا نام نہیں لینا۔ پس اگر انگلستان میں نام پھیلا تو خواجہ صاحب کا نام پھیلا۔ جماعت کا نہیں، نہ حضرت مسیح موعود کا اور جب حضرت مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ فرماتے ہیں کہ سماٹرا میں، جاوا میں، سٹریٹس سٹلمنٹ میں، چین میں احمدیت پھیلی۔ ماریشس میں، افریقہ کے دوسرے ممالک میں احمدیت پھیلی۔ مصر میں، فلسطین میں، ایران میں، دوسرے عرب ممالک میں اور یورپ کے کئی ممالک میں احمدیت پھیلی۔ بعض جگہ حضرت مصلح موعود کے وقت بھی جماعت کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی اور افریقہ کے ممالک میں لاکھوں میں بھی تھی۔

پھر اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک یہ خبر بھی دی گئی تھی کہ ’’وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں دعوے کرنے کا عادی نہیں لیکن اس کے باوجود اس حقیقت کو چھپا نہیں سکتا کہ (دین حق) کے وہ مہتم بالشان مسائل جن پر روشنی ڈالنا اس زمانے کے لحاظ سے نہایت ضروری تھا خدا تعالیٰ نے ان کے متعلق میری زبان اور میری قلم سے ایسے مضامین نکلوائے ہیں کہ میں دعویٰ کر کے کہہ سکتا ہوں کہ ان تحریروں کو اگر ایک طرف کر دیا جائے تو (دین حق) کی (اشاعت) دنیا میں نہیں کی جا سکتی۔ قرآن کریم میں بہت سے ایسے امور ہیں جن کو اس زمانے کے لحاظ سے لوگ سمجھ نہیں سکتے تھے جب تک کہ دوسری آیات سے ان کی تشریح نہ کر دی جاتی اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے میرے ذریعہ سے ان مشکلات کو حل کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ (دین حق) اس وقت ایک ایسے دور سے گزر رہا ہے جو ضعف اور کمزوری کا دور ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ پھر اللہ تعالیٰ نے (دین حق) کی حفاظت کی بنیاد رکھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے زمانے میں (دین حق) پر وہ تمدنی حملہ نہیں ہوا تھا جو آج کیا جا رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانے میں ایک ایسے شخص کو اپنے کلام سے سرفراز فرمائے جو روح الحق کی برکت اپنے اندر رکھتا ہو یا اپنے ساتھ رکھتا ہو جو علوم ظاہری اور باطنی سے پُر ہو۔ جو دشمن کے ان تمدنی حملوں کو حضرت مسیح موعود کی تشریح اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تشریح اور قرآن کریم کے منشاء کے مطابق دُور کرے اور (دین حق) کی حفاظت کا کام سرانجام دے۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنا کام کر دیا اور میری تحریروں پر اپنی مہر تصدیق کر دی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک خدا تعالیٰ نے مجھے نہیں کہا میں چُپ رہا اور جب خدا تعالیٰ نے بتا دیا اور نہ صرف بتا دیا بلکہ ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو بھی بتا دوں تو میں بتا رہا ہوں کہ یہ پیشگوئی ہر لحاظ سے مجھ پر پوری ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نہ صرف خدا تعالیٰ نے مجھے ارشاد کیا کہ بتا دوں بلکہ اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا فرمائے جو اس پیشگوئی کی صداقت کے لئے بطور دلیل کے ہیں۔ جس طرح آسمان پر چاند چمکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اردگرد ستارے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح ان دنوں میں بہت سے لوگوں کو ایسی خوابیں آئی ہیں جن میں اس خواب کا مضمون دہرایا گیا ہے جو میں نے دیکھی تھی۔ چنانچہ میری رؤیا کے بعد ایک دوست ڈاکٹر محمد لطیف صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ ایک فرشتہ میرا نام لے کر کہہ رہا ہے کہ...... کے ساتھ اس کا نام لیا جائے گا۔ ...... کے ساتھ نام لئے جانے کے وہی معنی ہیں جس کی طرف حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ مثیل مسیح ہوگا۔ یعنی حضرت مسیح موعود جو نبی اور رسول ہیں ان کے ساتھ

میرا بھی نام لیا جائے گا۔اسی طرح ایک اور دوست نے لکھا کہ رؤیا میں میں نے دیکھا کہ مینار پر کھڑے ہوکر آپ اَلَیۡسَ اللّٰہُ ...... کا اعلان کررہے ہیں۔ ’’اَلَیۡسَ اللّٰہُ ......‘‘ حضرت مسیح موعود کے ابتدائی الہاموں میں سے الہام ہے اور مینار پر اس الہام کے اعلان کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ (اشاعت) احمدیت کو میرے ذریعہ سے اور بھی مضبوط کردے گا۔ چنانچہ جیسے ابھی پہلے بیان بھی ہوا ہے کہ کس طرح مختلف ممالک میں حضرت مصلح موعود کے زمانے میں (دعوت الی اللہ) کا کام وسیع پیمانے پر شروع ہوا اور وہی بنیادیں ہیں جن پر آج بھی آگے کام چلتا چلا جارہا ہے۔

پھر آپ نے اپنے بعض رؤیا اور الہامات کا اپنی تائید میں ذکر فرمایا۔آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی وحی سے نوازا اور اس بات کی بھی کہ اس نے اس کام کے لئے جو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی میں ہے مجھے تیار کیا ہے (شہادت) یہ ہے کہ مجھے ایک رؤیا ہوا جو غالباً زمانہ حضرت مسیح موعود یا ابتدائے خلافت حضرت خلیفہ اول میں میں نے دیکھا تھا۔(یہ رؤیا میں نے اسی وقت میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب حال سپرنٹنڈنٹ سینٹرل جیل لاہور کو اور دوسرے احباب کو سنا دی تھی۔فرماتے ہیں ابھی چند دن ہوئے انہوں نے خود بخود مجھ سے اس رؤیا کا ذکر کیا کہ) میں نے دیکھا تھا کہ میں مدرسہ احمدیہ میں ہوں اور اسی جگہ مولوی محمد علی صاحب بھی کھڑے ہیں۔اتنے میں شیخ رحمت اللہ صاحب آ گئے اور ہم دونوں کو دیکھ کر کہنے لگے کہ آؤ مقابلہ کریں۔آپ کا قد لمبا ہے یا مولوی محمد علی صاحب کا۔ میں اس مقابلے سے کچھ ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہوں مگر وہ زبردستی مجھے کھینچ کر اس جگہ پر لے گئے جہاں مولوی محمد علی صاحب کھڑے ہیں۔یوں تو مولوی محمد علی صاحب قد میں مجھ سے چھوٹے نہیں بلکہ غالباً کچھ لمبے ہی ہیں۔لیکن جب شیخ صاحب نے مجھے ان کے پاس پاس کھڑا کیا تو وہ بے اختیار کہہ اٹھے (یعنی شیخ صاحب کہہ اٹھے) کہ مَیں تو سمجھتا تھا کہ مولوی صاحب اونچے ہیں لیکن اونچے تو آپ نکلے۔ چنانچہ رؤیا میں میں دیکھتا ہوں کہ بمشکل میرے سینے تک ان کا سر پہنچتا ہے۔پھر شیخ رحمت اللہ صاحب ایک میز لائے اور اس پر ان کو کھڑا کر دیا مگر تب بھی وہ مجھ سے چھوٹے ہی رہے۔اس کے بعد انہوں نے اس میز پر ایک سٹول رکھا اور اس پر مولوی صاحب کو کھڑا کیا مگر پھر بھی مولوی صاحب مجھ سے چھوٹے ہی رہے۔اس کے بعد انہوں نے مولوی صاحب کو اٹھا کر میرے سر کے برابر کرنا چاہا لیکن وہ پھر بھی نیچے ہی رہے بلکہ مزید برآں ان کی ٹانگیں اس طرح ہوا میں لٹک گئیں گویا کہ وہ میرے مقابل پر بالکل ایک بچے کی حیثیت رکھتے ہیں اور بمشکل میری کہنیوں تک پاؤں آئے۔اب دیکھو اس میں کس طرح اس تمام مقابلہ اور پھر اس کے انجام کی بھی خبر دی گئی ہے جو مولوی محمد علی صاحب سے ہونے والا تھا۔حالانکہ اگر ابتدائے خلافت اولیٰ کے وقت کی رؤیا ہے تو اس وقت جماعت میں خواجہ کمال الدین صاحب سر اٹھا رہے تھے، نہ کہ مولوی محمد علی صاحب۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں عجیب طریق پر بعد میں پیدا ہونے والے جھگڑوں کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔چنانچہ دیکھ لو مولوی محمد علی صاحب میرے مقابلے میں اتنے نیچے ہوئے، اتنے نیچے ہوئے کہ اب ان کا سارا زور ہی اس بات کو ثابت کرنے پر صرف ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی لوگ معزز ہوتے ہیں جو چھوٹے ہوں۔ پہلے کہا کرتے تھے کہ ہم پچانوے فیصدی ہیں اور یہ چار پانچ فیصدی ہیں اور جماعت کی اکثریت کبھی ضلالت پر نہیں ہوسکتی۔(یہ پہلے مولوی صاحب کہا کرتے تھے) مگر اب کہتے ہیں کہ بیشک قادیان کی جماعت زیادہ ہے اور ہم تھوڑے ہیں لیکن ان کا زیادہ ہونا ہی ان کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حقیقی بندے تو تھوڑے ہوا کرتے ہیں۔یہ بالکل وہی نقشہ ہے جو اس رؤیا میں بتایا گیا تھا۔وہ اتنے چھوٹے ہوئے، اتنے چھوٹے ہوئے کہ اب انہیں اپنا چھوٹا ہونا ہی اپنی صداقت کی دلیل نظر آتا ہے۔

پھر ایک اور رؤیا بلکہ الہام کا ذکر ہے۔فرمایا کہ جس وقت جماعت میں اختلاف پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ لَنُمَزِّقَنَّھُمۡ کہ ہم ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔اس وقت یہ لوگ اپنے آپ کو پچانوے فیصدی کہا کرتے تھے مگر اب ان کی کیا حالت ہے۔خدا نے ان کو اس پیشگوئی کے مطابق حقیقت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی وفات سے پہلے لکھا کہ مرزا محمود نے ہمارے متعلق جو الہام شائع کیا تھا وہ بالکل پورا ہوگیا ہے اور ہم واقعہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جیسا کہ الہام میں خبر دی گئی تھی میرے مقابلہ میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

میں اس کلام الٰہی کی مثالیں جو مجھ پر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نازل فرمایا (آپ فرماتے ہیں کہ) اس وقت اسی قدر بیان کرتا ہوں۔بعض اَور بھی بیان کی ہیں۔یہاں تو میں نے دو بیان کی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ ہے کہ تحدیث نعمت کے طور پر ایک مختصر رسالہ میں کسی قدر تفصیل کے طور پر اپنے بعض الہاموں اور کشوف اور رؤیا کا ذکر کردوں۔......اب تو یہ کتاب کی صورت میں چھپی ہوئی ہے۔کافی ضخیم کتاب ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مرتبہ مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے کہ مصلح موعود خدا تعالیٰ کی روح حق سے مشرف ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں جو اس نے مجھ پر ظاہر فرمائے۔لوگ کہتے ہیں کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ دوست تو پہلے ہی مجھے ان پیشگوئیوں کا مصداق قرار دیتے رہے اور میں نے اب ان پیشگوئیوں کا مصداق ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔(اس میں کیا حکمت ہے؟) میں کہتا ہوں اس میں حکمت وہی ہے جو قرآن کریم کہتا ہے کہ مَا کَانَ اللّٰہُ ...... کہ اللہ تعالیٰ جب نبی کی بعثت کے بعد موعود کھڑا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی قائم کردہ جماعت کفر کا شکار ہو جائے اور ان کا ایمان ضائع ہو جائے۔اس لئے وہ ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ اکثریت اسے موعود ماننے پر مجبور ہو جاتی ہے۔پس لوگوں نے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کو مجھ پر پورا ہوتے دیکھا تو ایمان اور یقین میں کامل ہوئے، مزید بڑھے، ان کا حضرت مسیح موعود پر ایمان بھی مزید بڑھا۔آپ فرماتے ہیں کہ میری طرف سے بعد میں اعلان ہونے اور جماعت کی طرف سے پہلے مجھے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو دوسری دفعہ (۔) امتحان میں ڈال کر ان کے ایمان کو ضائع کرنے کے لئے تیار نہ تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ دو موتیں اپنی جماعت پر وارد کرے۔پہلی موت تو وہ تھی جب انہوں نے حضرت مسیح موعود کو نہ مانا۔مسیح موعود کو جھٹلایا۔پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی کسی نیکی کی وجہ سے رحم کر کے انہیں زندہ کر دیا اور انہیں حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل فرما دیا۔انہوں نے رشتہ داروں کو چھوڑا۔ تکالیف برداشت کیں لیکن اپنے ایمان کو سلامت رکھا۔اس کے بعد یہ خیال کرنا کہ اس ابتلاء میں سے گزرنے والے لوگوں کی زندگی میں خدا تعالیٰ ایک ایسا موعود بھیج دے گا جس کی صداقت کے نشان اس کے دعوے کے ایک لمبے عرصے بعد ظاہر ہوں گے ......۔ جماعت ابتلاء میں پڑ جائے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق جو حضرت مسیح موعود کی تیار کردہ جماعت تھی کی زندگی میں آنے والا تھا (یعنی جس نے (رفقاء) کے وقت میں آنا تھا) یہ تدبیر اختیار کی کہ پہلے اسے جماعت کا خلیفہ بنا کر ان سے عہد اطاعت لے لیا اور ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے سامان پیدا کر دیئے جو اس کے متعلق بتائی گئی تھیں اور جب حقیقت جماعت پر روز روشن کی طرح کھل گئی تو پھر اسے بھی یعنی خلیفۃ المسیح کو بھی یا مصلح موعود ہونے والے کو بھی اس حقیقت سے بذریعہ آسمانی اخبار کے علم دے دیا تا آسمان اور زمین دونوں کی گواہی جمع ہو جائے اور مومنوں کی جماعت کفر و انکار کے داغ سے بھی محفوظ کر دی جائے۔

اللہ تعالیٰ اس زمانے میں بھی سب کے ایمان کو سلامت رکھے۔ ہر احمدی کے ایمان کو سلامت رکھے اور کفر و انکار کے داغ سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔احباب جماعت کو حضرت مصلح موعود کے علم و معرفت کے کلام سے بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے جو اردو میں بھی ہے اور باقی زبانوں میں بھی کچھ لٹریچر ہے، اس کو پڑھنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق دے۔

ابھی نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم صوفی نذیر احمد صاحب ابن مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم کا ہے۔آپ 7 فروری کو جرمنی میں تقریباً 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ ...... پارٹیشن سے قبل یہ فوج میں ملازمت کرتے تھے اور پارٹیشن کے بعد پھر حضرت مصلح موعود کے حکم پر قائم ہونے والی فرقان فورس میں بھی شامل ہوکر بطور انسٹرکٹر اپنے فرائض بجالاتے رہے۔اس کے بعد پھر کراچی میں کچھ عرصہ ملازمت کی۔ پھر آپ نے محمد آباد سٹیٹ سندھ میں رہائش اختیار کر لی اور وہاں اپنا ذاتی کاروبار شروع کر دیا۔لمبا عرصہ وہاں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی بھی توفیق پائی۔

اس کے بعد پھر یہ کچھ عرصہ کے لئے ربوہ منتقل ہو گئے۔ کاروبار میں ان کے بھائی بھی شاید ان کے ساتھ ہی تھے۔ جب یہ ربوہ آ گئے تو بھائی کو بعض کاروباری مشکلات پیش آئیں۔ انہوں نے ان کو کہا کہ آپ سندھ آ جائیں لیکن انہوں نے جواب دیا کہ اب میں ربوہ میں رہوں گا۔ یہیں آ گیا ہوں۔ اس پر ان کے بھائی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں لکھا کہ میرے بھائی کو واپس سندھ آنے کی تلقین فرمائیں۔ چنانچہ حضور، خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو بلا کر سندھ جانے کی تلقین کی۔ ربوہ میں محلّہ کے صدر جماعت بھی اس وقت وہاں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور یہ ہمارے بہت مخلص کارکن ہیں۔ تو اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ سندھ میں بھی ہمیں مخلص کارکنان کی ضرورت ہے۔ اس طرح پھر صوفی صاحب واپس سندھ چلے گئے اور خود ان کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ صرف خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے انہوں نے اپنا ربوہ کا کاروبار بند کیا۔ فیملی کو بھی وہیں چھوڑا اور سندھ چلے گئے۔ ایک لمبا عرصہ سندھ گزارنے کے بعد آپ دوبارہ ربوہ آئے۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبہ جات میں اعزازی طور پر کام کرتے رہے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں بھی لمبا عرصہ خدمت بجالاتے رہے۔ 1986ء میں جرمنی منتقل ہو گئے اور وفات تک پھر وہیں جرمنی میں رہے۔ جرمنی میں آپ ہائیڈل برگ کی جماعت کے صدر کے طور پر کام کرتے رہے۔ مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام جرمنی کے چار ریجنز میں سے ایک ریجن کے ناظم علاقہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ بحیثیت ناظم علاقہ خلافت رابعہ میں آپ کو اول انعام بھی ملا۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ دو بیٹے جلال شمس صاحب اور منیر احمد جاوید صاحب واقف زندگی ہیں۔ ایک داماد حنیف محمود صاحب بھی ربوہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ نائب ناظر اصلاح و ارشاد ہیں، واقف زندگی ہیں۔

آپ کے بیٹے ڈاکٹر جلال شمس صاحب جو یہاں ٹرکش ڈیسک کے انچارج ہیں، لکھتے ہیں کہ ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ خلیفہ وقت اگر موجود ہیں یا جب وہ یہاں آئے ہوئے ہیں تو خلیفہ وقت کے پیچھے نماز ادا کریں۔ نہایت عبادت گزار تھے اور انداز دعا بھی بڑا خوبصورت تھا۔ دعا کے وقت اس قدر درد ہوتا تھا اور اتنی آہ وزاری ہوتی تھی کہ یوں لگتا تھا کہ بس ابل ابل کے جذبات باہر آ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کے بھائی منیر جاوید صاحب چھ ماہ کے تھے تو ایک دفعہ ان کو نمونیہ ہو گیا۔ بیمار ہو گئے۔ بچنا مشکل تھا تو ہمارے ڈاکٹر نے جواب دے دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے میری والدہ نے بھی اور والد نے بھی اس وقت بڑی گڑگڑا کر دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو وقف کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے دعائیں سنیں لیکن ایک وقت میں ایسی حالت آ گئی تھی کہ ان کی والدہ نے کہا کہ بچے کی حالت مجھے تو نزع کی لگ رہی ہے۔ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ نماز کا وقت تھا۔ باجماعت نماز پڑھنے (بیت الذکر) جا رہے تھے۔ کہتے ہیں اسی کے پاس جا رہا ہوں جس کو صحت دینے کی طاقت ہے، اسی سے مانگنے جا رہا ہوں تو ان کو اپنے خدا پر بھی اتنا یقین تھا۔

سندھ میں جو جماعت کی زمینیں ہیں وہاں سے اکاؤنٹنٹ یا جب کوئی کارکن رخصت پر جاتا تو اس کی جگہ آپ رضاکارانہ طور پر خدمت سرانجام دیتے۔ وصیت آپ نے خود بھی بہت شروع میں کر لی تھی اور نوجوانوں کو وصیت کرانے کا بڑا شوق تھا۔ وصیت فارم بھی اپنے پاس رکھتے تھے اور تلقین کیا کرتے تھے کہ رسالہ الوصیت پڑھو اور وصیت کرو۔

یہ لکھتے ہیں کہ اپنی نصف اولاد چار بیٹوں میں سے دو بیٹوں کو وقف کیا اور دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کو واقف زندگی کو دیا۔

ان کی بیٹی نے غالباً یہ لکھا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت نہ صرف تمام عمر آپ کی روزانہ روٹین رہی بلکہ تمام بچوں کو بھی اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کو بھی نماز اور تلاوت قرآن کریم کی تلقین کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ روزانہ کا معمول تھا۔ آپ کہا کرتے تھے کہ میں نے حضرت مسیح موعود کی کتب کا تین بار مطالعہ کیا ہے اور بیٹی کہتی ہیں کہ مجھ سے بھی پوچھا تم بھی پڑھتی ہو کہ نہیں۔

رسم ورواج کے سخت مخالف تھے۔ کہتی ہیں کہ اول تو ہمارے خاندان میں رسم ورواج کا تصور نہیں لیکن اس کا ذرا سا بھی امکان محسوس کرتے تو طبیعت پر ناگوار گزرتا اور وہاں سے ناراض ہو کر اٹھ کر چلے جاتے۔ خدا پر بڑا توکّل تھا۔ ان کی آخری بیماری بھی کافی لمبی تھی، تکلیف دِہ تھی لیکن بڑے صبر اور شکر سے انہوں نے بیماری کو کاٹا ہے۔

ان کی عبادت کے بارے میں تو خاص طور پر ان کے ملنے والوں اور ان کے بچوں، ساروں نے ہی لکھا ہے کہ ایسا نظارہ تھا اور اس طرح عبادت کیا کرتے تھے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی روح پگھل رہی ہو اور خلافت سے بھی ان کا بے انتہا تعلق تھا۔ یہاں بھی جب آیا کرتے تھے تو دفتر میں اس انتظار میں ہوتے تھے کہ کبھی میں دفتر سے باہر آؤں تو سلام کریں اور بعض دفعہ انتظار میں باوجود بڑی عمر کے اور کمزوری کے کافی کافی دیر کھڑے رہا کرتے تھے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت ساری خوبیاں دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو ان کی دعاؤں کا بھی وارث بنائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

غلاموں کو مولا کر دیا

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا
سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسنِ کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا
شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصرِ کسریٰ کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
کہہ دیا لا تقنطوا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سربسر محوِ تمنا کر دیا

ہری چند اختر

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

سہ ماہی کلاس صف دوم معلمین کی خوشگوار یادیں

وقف جدید کی طرف سے سہ ماہی کلاس برائے صف دوم معلمین ہوا کرتی تھی۔ 1983ء میں 15 جنوری سے 15/اپریل کو بارہویں سہ ماہی کلاس تھی جس میں ہماری جماعت چوپڑہٹہ ضلع ملتان (اب خانیوال) سے ہمارے والد صاحب نے اپنے دو شاگردوں سمیت خاکسار کو کلاس میں شمولیت کیلئے بھجوایا۔ ریاض حسین ساقی صاحب محمد یونس رندھاوا صاحب اور خاکسار ہم تینوں اپنے سرمائی بستر وضروری سامان ساتھ لائے تھے۔ آتی دفعہ میری والدہ محترمہ نسیم بی بی صاحبہ نے بڑی مزیدار پنجیری مغزیات سے بھرپور بنا کر دی تھی اور ساتھ اچار کا ڈبہ بھی۔ تین جوڑے کپڑے، ایک سلیپر، ایگل کا پین اور ایک گتہ بھی ساتھ کیا تھا۔ اس وقت خاکسار کی داڑھی نہیں آئی تھی۔

ہماری کلاس وقف جدید کے کچن کے ساتھ والے کمرے میں اور رہائش دارالضیافت میں ہوا کرتی تھی۔ یہیں سے ہمیں تین وقت کھانا مہیا کیا جاتا تھا۔ صبح ساڑھے سات سے دوپہر ڈیڑھ بجے تک کلاس میں پڑھائی ہوا کرتی اور پانچوں باجماعت نمازیں بیت مبارک میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کی اقتداء میں پڑھنا ہوتیں اور ایک رجسٹر میں باقاعدہ ہماری حاضریاں نوٹ ہوتی تھیں اور دستخط ہوا کرتے تھے اور یہ حاضریاں ہمارے نگران استاد کی تصدیق سے مکرم ناظم ارشاد کے سامنے پیش ہوا کرتیں۔ اسی طرح رات نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد سے رات 10 بجے تک اسباق کی دہرائی اور ہوم ورک ہوا کرتا تھا۔

ہمارے مانیٹر مکرم لال دین بٹ صاحب گجرات والے ہوا کرتے تھے اور نائب مانیٹر پندرہ دن بعد بدل دیا جاتا تھا۔ نماز تہجد کے لئے بیداری کرانا مانیٹر کی ذمہ داری ہوا کرتی تھی اور یہ ہمیں 3 بجے صبح جگا دیا کرتے تھے۔ نوافل کے بعد تلاوت قرآن کریم اور حفظ کے لئے مقررہ کورس یاد کرتے اور بیت المبارک میں فجر سے پہلے نفل اور سنت پڑھتے۔ نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اقتداء میں پڑھتے آپ کی تلاوت سن کر دل کے دریچے کھل جاتے اور روح گداز ہو کر جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ دل میں ایسا سرور اور ذہن میں ایسی لذت کا احساس ہوتا کہ کل کائنات کی لذات سمٹ کر جمع ہو گئی ہیں۔

پھر درس سنتے اور بہشتی مقبرہ میں دعا کے لئے چلے جاتے۔ اس وقت لاری اڈہ سے بہشتی مقبرہ کو سیدھا راستہ جاتا تھا اور سامنے بڑا گیٹ تھا۔ قطعہ خاص میں جی بھر کر دعا کرتے وہاں سے سیدھے لنگر خانہ آتے، غسل اور تیاری کے بعد گرما گرم ناشتہ کرتے۔ میری والدہ محترمہ نے مکس اچار کا ڈبہ بھر کر دیا تھا اس سے سب پسند کے پیس لے کر جاتے اور سارے مل کر کھاتے اور پھر تیز تیز قدم کلاس کی پڑھائی کے لئے وقف جدید بھاگتے جاتے۔

جمعہ والے دن تعطیل ہوا کرتی اپنے کپڑے دھوتے خشک کرتے، استری کرتے، بوٹ پالش کرتے، حجامت کراتے، ناخن تراشتے، نماز جمعہ بیت الاقصیٰ پڑھنے جاتے۔ پہلی نداء سے پہلے ہی پہلی صف میں جا کر بیٹھتے بیت نمازیوں سے بھر جاتی صحن سے باہر پرانا جلسہ گاہ والے میدان میں لوگ صفیں، دریاں چادریں اور رومال بچھا بچھا کر نماز پڑھتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے۔ آپ کی پیاری آواز اور نصائح سن کر دل حمد الٰہی سے بھر جاتا۔ نئی امنگ نیا ایمان نیا جوش اور نیا ولولہ لے کر واپس آتے۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد دارالضیافت کے گراسی لان میں جہاں اب نئی بلڈنگ ہے والی بال کھیلتے۔ سورج ڈوبنے کے ساتھ ہی بیت المبارک کی طرف دوڑ لگ جاتی۔

ہمارے اساتذہ میں مولانا روشن الدین احمد صاحب، بزرگ دعا گو، شیریں زبان اور خلافت کے عاشق تھے ان کی رہائش دارالعلوم میں تھی یہ بلاد عرب میں خدمت دین کا شرف پا چکے تھے۔ ہمیں علم الکلام، تاریخ، فقہ کے مسائل پڑھایا کرتے تھے۔ دوسرے استاذ میر عبدالمجید صاحب تھے۔ افریقہ میں خدمات دین کی سعادت پا چکے تھے۔

تیسرے ہمارے استاذ مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب تھے یہ اساتذہ کا خلا پُر کرنے تشریف لاتے یعنی جس دن ہمارے استاد نہ ہوں۔ ہم نے اپنے اساتذہ کی سفارش سے مکرم ناظم صاحب ارشاد کو کتاب درثمین کے حصول کے لئے درخواست دی تھی وہ ان کے پاس آ گئی۔ انہوں نے میری خوب انکوائری کی کہ کتنی نظمیں یاد ہیں؟ پوری کتنی یاد ہیں، ادھوری کتنی یاد ہیں، اب ترنم کے ساتھ پڑھو، اب روانی کے ساتھ پڑھو، سانس توڑ کر پڑھو، ردیف اور قافیہ کا خیال رکھو، آواز میں لہر اور ارتعاش پیدا کرو۔ بہرکیف چند سوالوں کے بعد میرے حق میں سفارش ہو کر کتاب عطا ہو گئی۔

یہ کلاس میں تشریف لا کر ہمیں حضرت مسیح موعود کے اردو، عربی، فارسی اشعار اپنی ترنم سے سنایا کرتے تھے۔ جب وجد میں آتے تو پوری پوری نظمیں سناتے اور ہم خوب حظ اٹھاتے۔

ہمیں پیغام حق پہنچانے، دعوت الی اللہ کرنے کا طریق اور گُر سکھانے کے لئے ربوہ کے قرب و جوار کے دیہات میں ایک دن کے لئے ہر ماہ لے جایا جاتا اردگرد کے دیہاتوں میں جاتے ہمارے وفد کے امیر ہمارے استاد مکرم روشن الدین احمد صاحب ہوا کرتے۔ لنگر خانہ والے ہمیں میٹھے چاول، آلو کی بھجیا اور روٹیاں تیار کر کے پیک کر کے دیا کرتے جسے ہم زادراہ کے طور پر ساتھ ساتھ رکھتے۔

ہمارے اساتذہ بات چیت کرتے، پیغام پہنچاتے، خوب مزہ آتا، یہ لوگ وسیع القلب آؤ بھگت والے ہوتے بات سنتے سوال کرتے محفل جماتے۔ ہماری کلاس کے تیز جذبات والے لال دین بٹ صاحب تھے یہ اپنے خاندان میں اکیلے اور نئے نئے احمدی ہو کر آئے تھے یہ بات چیت کے درمیان اپنی بات ڈال دیا کرتے۔

ہر ماہ ہمارا ٹیسٹ ہوا کرتا تھا کورس کی تکمیل پر سہ ماہی امتحانات ہوئے تھے جن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلی تین پوزیشنز ہماری جماعت چوپڑہٹہ کی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے کرم فرمایا کلاس میں پہلی پوزیشن خاکسار کی، دوسری مکرم صوفی ریاض حسین ساقی صاحب اور تیسری مکرم محمد یونس رندھاوا صاحب کی تھی۔

نتائج کی تیاری و اعلانات کے بعد کلاس کی ملاقات مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقف جدید سے کرائی گئی تھی۔ انہوں نے اساتذہ وطلباء کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہے چوپڑہٹہ کی مٹی زرخیز ہے۔

بالآخر ہماری قسمت جاگی اور ہمارے نصیبوں کو بھاگ لگے وہ موقع آ ہی گیا جس کے لئے دل ترسا کرتا تھا۔ اساتذہ نے فرمایا آپ لوگوں کی حضور انور سے ملاقات کرانے کیلئے درخواست دی گئی ہے اور اس پر کارروائی ہو رہی ہے۔ مکرم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب دو بار ہمارے کوائف لکھ کر لے گئے تھے۔ ملاقات کرانے کے لئے ہمیں قصر خلافت لے جایا گیا۔ دس بجے صبح کا وقت تھا۔ پیارے حضور انور تشریف لائے اور صدر کرسی پر رونق افروز ہوئے۔

خاکسار اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا تھا حضور انور کی محبت اور قربت کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تھے۔ حضور انور کی ہدایات پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ساتھ ساتھ لکھتے جاتے تھے۔ آپ نے مکرم ناظم صاحب ارشاد سے فرمایا تھا کہ یہ ہمارے مجاہدین جماعتوں میں آنریری معلم ہوں گے۔ تعلیم وتربیت کا کام کریں گے ماحول میں دعوت الی اللہ کریں گے اور وقف جدید کو ماہانہ رپورٹ کیا کریں گے۔

پیارے حضور انور نے ہمیں ہاتھ ملانے کا اعزاز بخشا تھا۔ خاکسار نے جھک کر آپ کے ہاتھ مبارک چومنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ اس ملاقات سے ہم سب بے حد خوش ہوئے تھے۔ جی کرتا کہ یہ وقت جامد ہو جائے اور ہم اس حسین چہرہ کو دیکھتے رہیں یہ باتیں کرتے رہیں اور ہم سنتے رہیں۔

حضور انور کے ہاتھوں کے لمس کی خوشبو آج بھی ہماری روح کو معطر کرتی رہتی ہے اور ان کی یاد نیکی کی طرف راغب کرتی رہتی ہے۔

☆............☆............☆

اطلاعات واعلانات

اجتماع واقفین نو فن لینڈ

محض اللہ تعالیٰ کے سے جماعت احمدیہ فن لینڈ کو مورخہ 13 مارچ 2016ء کو پہلا سالانہ اجتماع واقفین نو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع کا آغاز صبح 8:45 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم اور قصیدہ کے بعد مکرم فرخ اسلام صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو نے اجتماع کے پروگرام کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد مکرم مصور احمد شاہکار صاحب مربی سلسلہ نے افتتاحی تقریر میں وقف نو کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم حافظ عطاء الغالب صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ فن لینڈ نے پروگرام کا تعارف کروایا۔ افتتاحی تقریب کے بعد واقفین نو کے ورزشی مقابلہ جات پنجہ آزمائی، میوزیکل چیئر اور بیڈمنٹن کے مقابلہ جات خدام و اطفال کے ہوئے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد خدام کے علمی مقابلہ جات تلاوت، نظم، تقریر، فی البدیہہ تقریر اور نداء ہوئے اس کے بعد اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔

شام ساڑھے پانچ بجے اجتماع کی اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ اس میں باپوں نے اجتماع گاہ میں اور Live Streeming کے ذریعے ماؤں نے گھر بیٹھے شرکت کی۔ تلاوت، نظم اور قصیدہ کے بعد سیکرٹری صاحب وقف نو نے اپنے شعبے کی ڈھائی سالہ کارگزاری رپورٹ پیش کی اور تربیت اولاد اور وقف نو کی ذمہ داری کے موضوع پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مربی صاحب نے کی۔ آخر میں نیشنل صدر صاحب نے واقفین نو کو نصائح کیں اور دعا کروائی۔ پھر تمام حاضرین کو تحریک وقف نو کے بارے میں ڈاکومنٹری ویڈیو دکھائی گئی۔ اس پہلے وقف نو اجتماع کی کل حاضری 38 رہی۔ اور 95% واقفین نو نے اس میں شرکت کی۔

درخواست دعا

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ جگر، ہرنیا کی تکلیف اور پتہ میں پتھریوں کے باعث علیل ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب سے ان کی کامل صحت یابی شفائے کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ شاہدہ سید صاحبہ اہلیہ مکرم سید مودود احمد صاحب مرحوم دارالعلوم غربی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ میرے چھوٹے بھائی مکرم سید ولی احمد صادق صاحب ابن محترم سید احمد علی شاہ صاحب مرحوم ڈنمارک شدید علیل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

بری امام صوفی بزرگ

امام بری سرکارؒ 1617ء (1026ھ) میں موضع جولیاں کرسال ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام سید عبداللطیف تھا آپ کے والد محترم کا نام سید محمود شاہ اور والدہ کا نام غلام فاطمہ تھا۔ آپ کے آباؤ اجداد عراق کے علاقہ کاظمین سے ہجرت کر کے گوجر خان کے ایک قصبہ ”سید“ میں آ کر آباد ہوگئے۔

دس بارہ سال کی عمر میں آپ کے بزرگ نقل مکانی کر کے موضع نور پور شاہاں آ گئے۔ یہ گاؤں اسلام آباد سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ گاؤں جسے گکھڑوں نے آباد کیا تھا کسی زمانے میں چور پور کہلاتا تھا۔ بعد میں جب امام بری سرکار نے یہاں مستقل سکونت اختیار کر لی تو نور پور شاہاں کہلانے لگا۔ یہاں آپ عرصے تک گلہ بانی کرتے رہتے۔ جانوروں کو چرنے کے لئے چھوڑ کر خود یاد الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ آپ نے کئی سال فقہ، حدیث، منطق، ریاضی، طب اور دیگر علوم حاصل کئے۔ پھر وہاں سے کشمیر، بدخشاں، بخارا، مشہد، بغداد، کربلا، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور دمشق گئے اور وہاں بڑے بڑے علماء سے مناظرے کئے۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد فریضہ حج ادا کرنے مکہ مکرمہ گئے۔ واپسی پر نور پور شاہاں میں تبلیغ دین کا سلسلہ شروع کیا اور ہزاروں ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ روایت ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر بھی ایک مرتبہ آپ سے ملاقات کیلئے نور پور آیا تھا۔

آپ کی شادی سید نور محمد کی صاحبزادی دامن خاتون سے ہوئی۔ اللہ نے آپ کو ایک بیٹی عطا فرمائی جو کچھ عرصہ بعد فوت ہوگئی۔ بچی کی وفات کے چند دن بعد آپ کی اہلیہ بھی اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ آپ تنہا رہ گئے۔ چنانچہ آپ کا ہر لمحہ یاد الٰہی میں گزرنے لگا۔ دنیا سے ترک تعلق کر کے مجذوب ہو گئے۔ آپ نے حضرت شیخ جمال الدین حیات المیر کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ نے نور پور میں قیام کیا اور تبلیغ دین کا کام شروع کیا۔ اس وقت یہاں دو قبیلے آباد تھے۔

امام بری سرکار کا انتقال 1705ء (1117ھ) میں ہوا۔ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر خود آپ کے جنازہ میں شریک ہوا اور آپ کا مزار تعمیر کرایا۔

(شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

☆.........☆.........☆

ڈوارفزم کیا ہے؟

طبی یا موروثی اسباب کے باعث جسم کی نشوونما رک جانے کو ڈوارفزم کہا جاتا ہے۔ لٹل پیپل آف امریکہ کی جانب سے جاری کی گئی تعریف کے مطابق چار فٹ دس انچ تک قد رکھنے والے افراد ڈوارف تصور ہوتے ہیں، تاہم بعض ملکوں میں پانچ فٹ تک اقسام ہوتی ہیں۔ Disproportionate یا غیر متناسب Dwarfism کوتاہ قامتی میں قد چھوٹا رہ جانے کے ساتھ ساتھ جسم کے کسی حصے کی نشوونما نسبتاً زیادہ یا کم ہوتی ہے، سر بڑا یا بازو بہت چھوٹے ہونا وغیرہ جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں جب کہ Proportionate Dwarfism یا متناسب کوتاہ قامتی میں قد چھوٹا ہوتا ہی ہے لیکن جسم کے تمام اعضاء بھی قد کے متناسب ہی ہوتے ہیں۔

یہ مسئلہ کیوں ہوتا ہے؟ ماہرین کے مطابق اس کے 200 سے زائد اسباب ہو سکتے ہیں۔ بنیادی طور پر گروتھ ہارمونز میں پیدا ہونے والی خرابی کے باعث جسم کی نشوونما ایک خاص حد تک ہی ممکن رہتی ہے۔ ڈوارفزم کی سب سے عام قسم سکیلیٹل ڈسپلیزیس (Skeletal Dysplasias) ہے جس کے اسباب موروثی ہوتے ہیں۔

بعض ممالک میں ڈوارفزم کے علاج کیلئے پیوندکاری کا طریقہ بھی استعمال ہوتا ہے جس میں بازو یا ٹانگ کی ہڈیوں کو تبدیل کرنے کے لئے سرجری کی جاتی ہے لیکن یہ انتہائی متنازعہ طریقہ کار ہے۔ اس کے علاوہ ہارمون تھیراپی بھی ہوتی ہے لیکن ان صورتوں میں بھی عام طور پر ڈوارفزم کا مکمل علاج نہیں ہوتا بلکہ اس میں مبتلا افراد کو درپیش آنے والی جسمانی پیچیدگیوں کا علاج ہی ہو پاتا ہے۔

(دنیا میگزین 22 نومبر 2015ء)

☆.........☆.........☆

لاہور خودکش دھماکہ

مورخہ 27 مارچ 2016ء کی شام کو علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی سیرگاہ گلشن اقبال پارک میں خودکش دھماکہ ہوا۔ جس کے نتیجہ میں خواتین اور بچوں سمیت 70 سے زائد افراد جاں بحق ہوئے، جبکہ 300 سے زائد افراد زخمی ہوئے۔

ابتدائی تحقیقات کے مطابق ایسٹر اور اتوار کی چھٹی کے باعث پارک میں کافی رش تھا۔ حملہ آور نے گلشن اقبال پارک کے داخلی گیٹ پر خود کو بم سے اڑا لیا۔ زخمیوں اور جاں بحق ہونے والوں میں خاصی تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔

اس افسوسناک واقعہ پر سب کے دل مغموم ہیں۔ اللہ تعالیٰ وحشیوں کو اس قسم کی حرکت سے باز رکھے۔ (آمین)

درخواست دعا

۞ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد ارشد صاحب امیر ضلع نوشہرو فیروز کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے اور دوسری آنکھ کا آپریشن بھی متوقع ہے۔

اسی طرح خاکسار کی ایک آنکھ کا آپریشن ہو چکا ہے اور دوسری آنکھ کا بھی جلد متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم عطاء اللہ کریم صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ میری والدہ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم خوشی محمد صاحب مرحوم دارالیمن حلقہ شکر بلڈ پریشر، گھٹنوں کے درد، آنکھ کے آپریشن کے بعد بے چینی اور بے خوابی کا شکار ہیں۔ حالت کافی خراب ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو جلد شفاء عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 29 مارچ

طلوع فجر	4:39
طلوع آفتاب	5:59
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	6:28
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	31 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	18 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29 مارچ 2016ء

7:50 am	خطبہ جمعہ 7 مئی 2010ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات اور دیگر سامان ہومیو پیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

ضرورت برائے کارکنان ربوہ آئی کلینک
ایک مددگار کارکن تعلیم کم از کم میٹرک
کوالیفائیڈ فی میل نرس/ میل نرس آپریشن تھیٹر کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔
برائے رابطہ: 047-6211708,6214414
0301-7972878

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

FR-10

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER Exchange Co."B" PVT. LTD.
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
EC Education Concern
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیچ جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 300 4146148
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ